Registered

No. L. 89.

پنجاب نور افشاں لودیانہ



حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے

نمبر (۴۵) مطبوعہ ۱۰ نومبر ۱۸۹۹ء بروز جمعہ جلد (۲۷)

گلدستۂ اخبارات

تیراہ سے خبر ہے کہ وہاں شیعہ اور سُنیوں کے ملاؤں میں خونخوار جنگ ہو رہی ہے ٭ **امیر** صاحب کابل مع سردار حبیب اللہ خاں و سردار نصر اللہ خاں کے سرائی قیام سے واپس کابل میں آگئے ٭ **بندھیلکھنڈ** کی ریاست بجاور کے خدار کی نسبت جھگڑا ہو گیا۔ گورنمنٹ ہند اس مقدمہ پر غور کر رہی ہے ٭ **اثنائے** دورہ میں حضور والیسرائے نے اجمیر میں تمام سول وملٹری افسران کو ایک پُرتکلف دعوت دی ٭ **حضور** سر انثانی میکڈانل بریلی میں زراعتی حالت پر مشورہ فرما کر روانہ میرٹھ ہو گئے ٭ **برما** چین کی کمیشن حد بندی آخر دسمبر کو پھر جمع ہو کر سالوین ندی سے لیکر باقی سرحد کی حد بندی طے کریگی ٭ **عالی** جناب نواب لفٹنٹ گورنر پنجاب ۱۵ نومبر کو ڈیرہ اسمٰعیل خاں میں پہنچکر ٹانک کا سرحدی معائنہ فرمائیں گے ٭ **مقدمہ** زہر خورانی کو اہابور میں جس دیسی عیسائی کی نسبت الزام لگایا گیا تھا اس کو ضمانت پر چھوڑ دیا تھا آخری پیشی میں کوئی شہادت پولیس کی طرف سے پیش نہیں ہوئی لہذا ملزم بری کیا گیا ٭ **لکھنؤ** میں حضور والیسرائے کا دربار مارٹینز پارک میں ہو گا۔ اس کے بعد تعلقداراں کو سرکاری گارڈن پارٹی بھی دی جاویگی ٭ **راجپوتانہ** میں قحط چارہ سے مویشی مر رہے ہیں عرصہ چند روز میں ۳ لاکھ کھالیں کراچی بھیجی گئیں ٭ **منڈالی** سے بربادی بخش بارش اور طغیانی کی خبریں آئیں دُور دُور تک جل تھل ایک ہو گیا۔ دو پل بہ گئے۔ ریلوے ۱۳ جگہ ہہ ٹوٹ گئی۔ لاٹ صاحب کا دورہ رُک گیا۔ دو جھیلوں کے بند ٹوٹے ٭

شمالی مالاکنڈ کے میدان میں قلعہ گیر توپ خانہ جنگی مشق کر رہا ہے اور یہ ۱۵ نومبر تک جاری رہیگی ٭ **بمبئی** میں شروع سے لیکر اب تک جن کو ٹیکا طاعون لگایا گیا ان کی مجموعی تعداد ۵۰٬۰۰۰ تھی ٭ **حضور** لارڈ سینڈہرسٹ دورہ تحط فرماتے احمد آباد میں آئے یہاں پر حضور والیسرائے کا استقبال کیا ٭ **حضور** لیڈی کرزن نے دہلی میں ہاتھی دانت وچکن کا کام بھی دیکھا۔ اجمیر میں ڈفرن وشن ہسپتالوں کو بھی معائنہ کیا۔ دہلی میں ایک دیسی ماہر کا ستار بھی سُنا ٭ **بھیا** جنگ بہادر سنگھ جاگیردار ریاست بلرامپور نے وفات پائی۔ نعش پر ہندو و مسلمانوں میں جھگڑا ہوا صاحب کلکٹر نے ہندوؤں کے حق میں فیصلہ کیا ٭ **میونسپلٹی** بالا گھاٹ نے تجویز کیا ہے کہ ایک ایسا اسکول قایم کیا جاوے جس میں دھات کی چیزیں بنانیکا کام سکھایا جاوے ٭ **پشاور** میں ایک مسجد کے اندر ایسا جھگڑا ہوا کہ طرفین کے کئی آدمیوں کے مجروح ہونے تک نوبت پہنچی ٭ **حضور** والیسرائے کی کونسل میں بجائے مسٹر ڈاکنس کے سر ایڈورڈلا صاحب فنانشل ممبر مقرر کیے گئے ہیں ٭ **کلکتہ** کے تقدس مآب لاٹ پادری صاحب لاہور میں حضور لاٹ صاحب کے مہمان تھے کتھڈرل ومیانمیر میں وعظ پُر اثر کیے ٭ **بمبئی** سے ڈاکٹر ہافکن کے ٹیکہ طاعون کے ۲۵ ہزار معتاد لندن بھیجے گئے اور دس ہزار معتاد پورٹ آرتھر کو روسیوں کے لئے ٭ **ہندوستان** میں قحط زدوں کی تعداد خیراتی کاموں پر قریب ۴ لاکھ تک پہنچی۔ ممالک وسطی وراجپوتانہ میں سب سے زیادہ ہے ٭ **کشمیر** میں سردی جوش پر ہے۔ گھوڑوں میں وبائے گلینڈر شدت سے نمودار ہوئی۔ برفباری کی انتظاری ہے ٭ **جودھپور** میں مہاراجہ سر پرتاب سنگھ بہادر پولو کھیلتے ہوئے گر پڑے تختہ اُتر گیا اور ٹانگ ٹوٹ گئی ٭ **ایشیاٹک** سوسائٹی بنگالہ کا نام بدلنے کی تجویز ہے کہ لفظ بنگالہ ہٹا دیا جائے۔ یہ ۱۷۸۴ء میں قایم ہوئی تھی ٭

تار برقیاں

لارڈ روزبری نے لیڈی سمتھ کی نسبت تقریر کرتے ہوئے فرمایا کہ ممکن ہے کہ مزید افواج اور بیشمار روپیہ صرف کرنا پڑے لیکن کچھ ہو معاملہ کو پورا کر کے چھوڑیں گے ٭ **جنرل** ایڈورز بولر عظیم فوج لیکر ڈی۔ آ رہیں ہیں۔ اُن کا منصوبہ ہے کہ فری سٹیٹ پر ایک طرف سے حملہ کیا جائے۔ ہزار ہا خچر سامان جنگ لیکر بڑھ رہے ہیں۔ ایک فوج کمبرلی کو خلاص کریگی اور پھر میفکنگ میں دشمن سے بھڑیگی ٭ **ڈیلاگوآبے** و موزمبیق میں بحری تار کا سلسلہ ٹوٹ گیا تھا وہ جوڑ دیا گیا ہے ٭ **لندن** کے سررشتہ جنگ نے حکم نافذ کیا ۳۵ بٹالین ملیشیا کے ۲۰ نومبر تک جنگ کے لیے تیار ہوں ٭ **لیڈی** سمتھ کے جنگ میں بوئروں نے سخت نقصان اُٹھایا۔ جنرل جوبرٹ چیخ اُٹھا برٹش ہاتھ یاد رکھیگا ٭ **ہندوستان** سے جو گورہ فوجیں جنوبی افریقہ کو جا چکیں وہ جا چکیں اس کے علاوہ اور نہیں جاویگی ٭ **لندن** کے سررشتہ جنگ نے ہندوستان سے بیس ہزار جوڑے ایمونیشن بوٹوں کے منگوائے ہیں ٭ **مسلمانان** کیپ ٹون نے سر الفریڈ ملنر کو لکھا جنگ موجودہ میں ہماری خدمات سے سرکار فایدہ اٹھائے۔ جواب آیا کہ شکریہ ہے اور آپ کی مدد یہی ہے کہ مسلمان پناہ گیروں کی پرورش کا انتظام کریں ٭ **۳** کو لندن سے خبر آئی انتظام جزائر فلپائن کی کمیشن کی رپورٹ پریسیڈنٹ میکنلی کو پیش کی گئی ٭

ایڈیٹوریل نوٹس

پادری ای۔ ایم۔ ویری صاحب۔ ڈی ڈی۔ ایڈیٹر

ایڈیٹوریل:
پادری ایچ۔ گولکناتھ صاحب۔ پادری غلام مسیح صاحب
پادری طالب الدین صاحب بی۔ اے۔ پادری پی۔ سی۔ اوپن صاحب
پادری جی۔ ایل۔ ٹھاکر داس صاحب۔ پادری جمیل سنگھ صاحب

کارسپانڈنٹس:
مسٹر الیشع ناصر صاحب۔ مسٹر مسیح الدولہ صاحب
پادری کدار ناتھ صاحب بنت

سررشتہ تعلیم کی اصلاح۔ گورنمنٹ ہند نے سررشتہ تعلیم کی ضروری اصلاح سے متعلق نہایت پُرزور ریزولیوشن نافذ کیا ہے۔ اس بات کی ضرورت پر زور دیا گیا ہے کہ ہر ایک صوبہ کے انتظام سررشتہ تعلیم پر کڑی نگرانی رکھی جاوے تاکہ قرار دادہ اصولوں سے تجاوز نہ ہونے پائے اگر نگرانی مضبوط ہوتی تو ناممکن تھا کہ اس قسم کی بے پرواہی ظہور میں آتی۔ موجودہ صورت میں سررشتہ ہذا کی ترقی خاطر خواہ نہیں سمجھی گئی ہے۔ لوکل گورنمنٹوں نے گورنمنٹ عالیہ کے احکام کی تعمیل نہیں کی اور انتظام کا عام طریقہ برابر ناقص چلا آیا ہے۔ لوکل گورنمنٹوں کی نسبت کہا گیا ہے کہ بہت سے امور میں انہوں نے گورنمنٹ آف انڈیا کے قایم کردہ اصولوں کی طرف کچھ توجہ نہیں کی بلکہ اُنکی ذمہ داری سے بھی کنارہ کش رہیں۔ خاص امور میں جن پر توجہ مبذول کی گئی ہے بڑی بات یہہ ہے کہ پرائمری تعلیم میں جیسی ترقی چاہئے تھی نہیں ہوئی ہے۔ معائنہ کا طریق ناقابل یا کمزور رہا ہے۔ صوبجات کے انتظام کی حالت برہمزدہ ہے اور ٹریننگ سکول اور کالج غیر مکتفی ہیں۔ ہر ایک لوکل گورنمنٹ سے اس بارہ میں علیحدہ علیحدہ رپورٹ طلب کی گئی ہے۔ سرکار کا منشا یہہ ہے کہ گورنمنٹ کی مدد کا زیادہ حصہ ابتدائی تعلیم پر صرف کرنا چاہئے تاکہ لکھے پڑھے لوگوں کا تناسب ترقی پذیر ہو۔ تمام ہندوستان میں ۱۶ فیصدی لڑکے تعلیم پاتے ہیں یہہ تعداد بھاری نہیں ہے لیکن جب صوبجات کو الگ کرکے دیکھتے ہیں تو ظاہر ہوتا ہے کہ پنجاب میں قریب ۹ فیصدی لڑکے مدرسہ میں جاتے ہیں اور ممالک شمال و مغرب میں شرح اس سے بھی کم ہے یعنے قریب سات فیصدی۔ گورنمنٹ عالیہ اس تناسب کو بالکل خاطر خواہ نہیں سمجھتی۔ باقی باتیں جو قابل اعتراض پائی گئی ہیں اُن میں یہہ بھی ضروری ہیں کہ سرکاری روپیہ انگریزی کی تعلیم پر بمقابلہ دیسی زبان کی تعلیم کے کیوں زیادہ صرف کیا جاتا ہے۔ امتحانوں کا موجودہ طریق ایسا کیوں ہے کہ صرف رٹنے سے کام چلتا ہے اور سمجھ اور لیاقت کا لحاظ نہیں رکھتے ؏

لودیانہ پربسبٹری کا اجلاس سہارنپور میں یکم نومبر سے ۶ نومبر تک رہا۔ علاوہ بہت سے اور امور کے یہہ بھی فیصلہ ہوا کہ پربسبٹری کے ممبروں۔ لائسنشیٹوں۔ مناّدوں اور کارندوں کو تاکید کی جاوے کہ کوئی نہ کوئی مسیحی اخبار مثلاً نور افشاں۔ انڈین سٹنڈرڈ اور مخزن مسیحی خرید کر ضرور پڑھیں ؏

ہم اپنے ناظرین سے درخواست کرتے ہیں وہ نور افشاں کے خریدار بڑھانے میں کوشش کریں۔ مشن کے ان ملازموں کو جنکی تنخواہ بیس روپئے تک ہے ۱۲ سالانہ پر نور افشاں ہر ہفتے گھر بیٹھے پہنچ سکتا ہے۔ خیال کرنے کی بات ہے کہ اس ۱۲ روپئے میں سے ۳ ۱۲ تو محصول ڈاک کے ہیں باقی ۱۱ صرف اخبار کی قیمت ہے۔ اس حساب سے اخبار کی اصل قیمت ان کے لئے فی پرچہ ایک پیسے سے بھی کم ہے۔ کیا کوئی ایسا سستا اخبار ہندوستان میں موجود ہے۔ ناظرین ضرور کوشش کیجئے اور اس سال کے ختم ہونے سے پہلے بہت سے خریدار پیدا کر دیجئے ؏

مرزائے قادیانی۔ مرزا صاحب نے ۲۹ اکتوبر کے پائونیر میں ایک چٹھی چھپائی ہے جس میں اپنے منہہ میاں مٹھو بنکر اپنی بہت کچھ تعریف کی ہے اور لکھا ہے کہ میں نے بہت کچھ گورنمنٹ کی خیرخواہی میں قلمی زور لگایا ہے اور اہل اسلام کے ذہن نشین کیا ہے کہ جہاد کرنا اچھا نہیں اور التجا کی ہے کہ مختلف مذاہب کی سچائی کا امتحان کرنے کے لئے گورنمنٹ ایک کانفرنس جمع کرے اور ہر ایک مذہب کے ہادیوں سے معجزہ طلب کیا جائے۔ مرزا صاحب بھی معجزہ دکھاوینگے اور سرکار کو یقین دلاتے ہیں کہ وہ سبقت لیجاوینگے اگر نہ لیجاوینگے تو سرکار بیشک ان کو قتل کی سزا دے ؏ اخبار پائونیر نے مذاق کے پیرایہ میں وہ دنداں شکن جواب دیا ہے کہ اسکا لطف مرزا صاحب ہی معلوم کرینگے اور یقین دلایا ہے کہ ایسے مقابلہ میں پادری صاحبان کا فتح پانا لازمی اور قدرتی ہے اور گورنمنٹ مرزا صاحب کی جان پر رحم کرکے ایسی تجویز کو منہہ نہیں لگا سکتی۔ اسی چٹھی میں اہل اسلام کے مولویصاحبان کی نسبت بھی بہت کچھ زہر اگلا ہے اور شکایت کی ہے کہ اہل اسلام مرزا صاحب کو کافر کہتے ہیں مگر ہم کہتے ہیں کہ جس حالت میں محمد صاحب نے کبھی معجزہ نہیں دکھلایا اور مرزا صاحب ان سے بڑھکر دعوے کرتے ہیں اور دعوے بھی محض دروغ۔ تو اہل اسلام جو کچھ مرزا صاحب کے حق میں کہتے ہیں کچھ سوچ سمجھکر ہی کہتے ہیں ؏

صاحبِ قران کی حکمتِ عملی

میں اکثر اس امر کی بابت سوچا کرتا تھا کہ کیوں محمدی صاحبان مسیحیوں سے خاص ضد اور دشمنی رکھتے ہیں اور مجھے تعجب ہوتا تھا کہ باوجود اس کے کہ عیسائیوں کو قران اہل کتاب قرار دیتا اور یہاں تک بھی محمدیوں کو اجازت دیتا ہو کہ اہل کتاب کے ساتھ کھانا اور پینا بھی روا ہی۔ پھر کیا وجہہ ہو کہ محمدیوں کے دل میں وہی دوری اور عداوت چلی جاتی ہو۔ اہل ہنود سے تو دوستی اور موافقت ہو پر مسیحیوں سے عناد و مخالفت ہو۔ آج جبکہ میں قران پڑھ رہا تھا تو سیپارہ لایحب اللہ رکوع ، میں یہہ آیت میری نظر سے گذری یایہا الذین امنوا لاتتخذ والیہود والنصریٰ اولیا و بعضہم اولیا بعض ومن یتولہم منکم فانہ منہم الخ یعنے اے لوگو جو ایمان لائے ہو یعنے محمدی ہوئے مت پکڑو یہود کو اور نصاریٰ کو دوست بعضے اُن کے دوست ہیں بعض کے اور جو کوئی دوست پکڑے ان کو تم میں سے پس تحقیق وہ ان میں سے ہو۔ اس آیت سے محمدیوں کو صاف حکم دیا گیا ہو کہ یہودیوں اور عیسائیوں کو دوست نہ بناؤ مطلب یہہ ہو کہ ان سے دشمنی کرو۔ اور جو ان سے دوستی کرتا ہو وہ بھی ان کی طرح سمجھا جاویگا یعنے محمدی نہیں رہیگا بلکہ عیسائی متصور ہوگا۔ بھلا پھر کس طرح سے محمدی صاحبان عیسائیوں سے میل و موافقت رکھیں جبکہ ان کے خدا نے ایسی تعلیم پہلے سے دی ہو۔ اس کا ایک خاص سبب تھا جس کے سبب سے صاحب قران نے یہہ تعلیم دی اور وہ یہہ کہ اگر محمدی عیسائیوں اور یہودیوں سے دوستی رکھیں گے تو وہ اُن کے مذہب کی قلعی کھول دیں گے اور ان کو عاجز کریں گے ایسا نہ ہو کہ ایسا کرنے سے محمدی مذہب کی بیخکنی ہو جاوے محمدی لوگ عیسائیوں سے بھی دشمنی رکھتے ہیں اور عیسوی مذہب کی کتابوں کو آنکھ سے دیکھنا پسند نہیں کرتے۔ گویا کہ عیسائی مذہب اور اس کی کتابوں سے سخت دشمنی ہو۔ جبکہ قران کی تعلیم ہو کہ عیسائیوں سے دوستی نہ کرو تو ضرور نتیجہ یہہ نکلتا ہو کہ ان سے دشمنی کرو جس طرح سے اب محمدی کر رہے ہیں۔ ایسا کرنے سے وہ گویا اپنے مذہب کا ایک حکم بجالاتے ہیں اور انجیل اور کتب مقدسہ کی تاثیر بخش تعلیم سے دور رہتے ہیں یہہ اچھی حکمت ہو کہ محمدی لوگ بے خبر ہو کر اپنی کتاب قران ہی کو مانتے رہیں جو کچھ قران میں ہو اُن کے لئے کافی ہو۔ کتب مقدسہ کی بابت جو اعتراض قران نکالتا ہو وہ ہی عام لوگ اکثر کیا کرتے ہیں پر اُن آسمانی کتابوں کو دیکھنے کی جرات ان کو نہیں ہوتی کیونکہ اگر کوئی ان کتابوں کو پڑھنے لگے تو وہ چاروں طرف سے بُرا کہلانے لگتا ہو اور اگر ہو سکے تو وہ کتاب زبردستی اس کے پاس سے لیکر جلادی جاتی یا گم کردی جاتی ہو۔ چنانچہ ایک اچھے تعلیم یافتہ شخص نے مجھ سے کہا کہ ایک بڑے پُرانے چھاپے کی بائبل ان کے پاس تھی جو اس کے رشتہ داروں نے اس سے بے خبر جلا ڈالی۔ اس کو اس کا بڑا افسوس تھا۔ مگر یہہ ہی ایک واقعہ نہیں اکثر ایسا سُننے میں آیا ہو۔ سبب اس کا یہہ ہی ہو کہ دشمنی کی بنیاد محمدیوں کے دلوں میں ڈالی گئی ہو اور وہ عیسائیوں سے اور ان کی کتابوں سے الگ ہی رہتے ہیں۔ کلام مقدس میں کا یہہ فرمان کیا ہی ٹھیک بیٹھتا ہو کہ وہ جو بدی کرتا ہی نور کے پاس نہیں آتا تا ایسا نہ ہو کہ اس کے کام فاش ہو جاویں۔ یہہ ہی حکمت صاحب قران نے محمدیوں کیلئے بہتر سمجھی تھی اسلئے اس قسم کا حکم نافذ کیا تھا ورنہ اور کچھ مطلب اس سے نہیں نکلتا ۞ داؤد جے۔ ایس۔

ثمردار درخت پر شہد کا چھتا

میں عالم خیالات میں سیر کرتا کرتا ایک خوشنما اور سرسبز اور روح افزا باغ میں جانکلا۔ داخل ہوتے ہی مشام جان کثرت مہک اور افراط خوشبو سے معطر ہوگیا۔ بلکہ میں یہاں تک بے خود تھا کہ خیال کرتا تھا کہ شاید خواب دیکھ رہا ہوں۔ اور نہیں تو میری روح بحر دنیائے دوں سے عبور کرکے باغ عدن میں آپہنچی ہو۔ کیونکہ اس باغ کے بیچوں بیچ مجھے ایک نہایت خوبصورت اور سرسبز اور ثمردار درخت پر شہد کا ایک چھتا لگا ہوا دکھائی دیا۔ میں گمان کرتا تھا کہ شاید درخت حیات جس کا کلام مقدس میں ذکر آیا ہو" یہہ ہی ہو۔ پر ننگی تلواروں والے پاسبان ملایک مجھے نظر نہیں آتے ۞

تب میں نے بغور و فکر اس چھتے پر نگاہ کی تو اس سے شہد ٹپکتا ہوا نظر آتا تھا۔ اور جا بجا شہد کے قطرے پڑے ہوئے دکھائی دیتے تھے۔ میں نے اس چھتے میں ہر سہ اقسام کی مکھیوں کا ملاحظہ کیا۔ رانی مکھی انڈے دیتی تھی۔ اور کام والیاں ان کو پرورش کرتی تھیں اور نیز شہد جمع کرتی تھیں۔ ہاں رانی کی خدمت اور گھر کی پاسبانی بھی کام والیاں ہی کرتی تھیں اور اکثر اوقات اپنے ڈنک سے نکھٹوؤں اور نیز مخالفوں اور دشمنوں کو مار ڈالتی تھیں۔ پر نکھٹو تو صرف لمبی تان کر خوب گھرآٹے بھر بھر کر سو رہے تھے ۞

تب میں بول اُٹھا کہ یہہ کیا ماجرا ہو۔ یہہ باغ اور درخت اور چھتا اور شہد اور رانی مکھی اور کام والیاں اور ان کے ڈنک اور نکھٹو کیسے ہیں ۞

ایک نے جواب دیا کہ یہہ باغ خدا کی بادشاہت ہو

اور یہہ ثمردار درخت خداوند یسوع مسیح ہے اور یہہ شہد کا چھتا جو بلا محنت و مشقت میسر ہوتا ہے نجات ہے۔ جو بلاشُبہ خدا کے فضل سے مفت ملتی ہے بشرطیکہ حاصل کرنے والا اس درخت کے سایہ میں آوے یعنے خداوند یسوع مسیح کو قبول کرے۔ اور یہہ شہد کے قطرے نجات کی برکتیں ہیں جو نجات یافتہ لوگوں کو حاصل ہوتی ہیں۔ راٰنی مکھی کلیسیا اور کام والیاں خدا کی بادشاہت کی خوشخبری دینے والے اور کلیسیا کے شرکا کو سمجھانے والے لوگ ہیں جو بذریعہ مال و منال و تحریر و تقریر و نمونہ خدا کی کلیسیا کے معاون اور مددگار ہیں۔ اور کام والیوں کے ڈنک سے گرم او دیندار لوگوں کی روحانی طاقت اور خداوند کی غیرت ہے جس سے وہ کلیسیا کے مخالفوں اور برباد کرنے والوں کو ہر سال کاٹ ڈالتے ہیں۔ نکھٹو وہ لوگ ہیں جو صرف کھانے پینے اور مست ہونے اور عیش و عشرت میں رہنے کو پسند کرتے ہیں۔ اور خدا اور مسیح سے غافل ہیں۔ بلاشُبہ وہ مقررہ وقت پر کاٹ ڈالے جاتے ہیں ؁

خدا کرے کہ ہر ایک مسیحی مقدور بھر کام والیوں کے نمونہ پر خدا کی بادشاہت کی ترقی اور بہبودی کا خواہاں رہے اور بذریعہ رفتار و گفتار و تعلیم و تحریر خدا کی بادشاہت کی انجیل سُنانے والا ہو تاکہ نجات کی برکتوں کا شہد اکثروں تک پہنچے اور کھانیوالے حظ اُٹھائیں۔ آمین ؁

راقم

دینا ناتھ شاد

لودیانہ

مسیح کی تعلیم

بقیہ دسواں باب

مسیح کی تعلیم اپنی ہی موت کی بابت

(۱) یہہ ماجرا مسیح کے خیال میں بھاری معلوم ہوتا تھا کیونکہ اس کا عکس اس کی تمام خدمتگذاری کے ایام میں اس کے سامنے تھا۔ ہاں ہم دیکھیں گے کہ یہہ خیال اس کی خدمت گذاری کے شروع ہی سے اس کے دل کے سارے خیالوں کے ساتھ موجود تھا جیسا نیچے کے بیان سے صاف معلوم ہوتا ہے ؁

دیکھو (مرقس ۲: ۱۹-۲۰) "یسوع نے اُنہیں کہا کہ کیا براتی جب تک کہ دولہا ان کے ساتھ ہے روزہ رکھ سکتے ہیں؟ وہ جب تک کہ دولہا ان کے ساتھ ہے روزہ رکھ نہیں سکتے۔ لیکن وہ دن آویں گے جب دولہا ان سے جُدا کیا جائیگا تب اُن ہی دنوں میں وہ روزہ رکھیں گے"۔ پھر خدمتگذاری کے شروع اس بعید الفہم کلام میں ان کا ذکر آتا ہے یعنے (یوحنا ۲: ۱۹) "اس ہیکل کو ڈھادو اور میں اسے تین دن میں کھڑا کروں گا"۔

پھر نقودیموس کی گفتگو میں دیکھو (یوحنا ۳: ۱۴-۱۵) "اور جس طرح موسیٰ نے سانپ کو بیابان میں بلندی پر رکھا۔ اسی طرح سے ضرور ہے کہ ابنِ آدم بھی اُٹھایا جائے تاکہ جو کوئی اس پر ایمان لاوے ہلاک نہ ہووے بلکہ ہمیشہ کی زندگی پاوے"۔ ان باتوں سے ہم دیکھتے ہیں کہ اپنی موت کا عکس اس کی روح پر برابر پڑا رہا اور اس سے یہہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ اسکی موت کے لئے ایک الٰہی ضرورت خدا کے ارادے میں تھی تاکہ اس کے دنیا میں آنے کا مطلب پورا ہو اور خدا کا انتظام آدمی کی نجات کے لئے برآوے۔

اور عین وقت میں جب وہ گلیل میں اپنی خدمتگذاری اور رسالت کا مطلب اور دعویٰ ظاہر کرتا تھا تو اس نے ان تاکیدی الفاظ میں موت کا خیال بتایا (یوحنا ۶: ۵۳) "میں تم سے سچ سچ کہتا ہوں اگر تم ابنِ آدم کا گوشت نہ کھاؤ اور اس کا لہو نہ پیو تو تم میں زندگی نہیں"۔ پھر اس پہاڑ پر اُس کی صورت بدل گئی اور ظاہراً اس کا جلال اور بزرگی دکھائی دی اور موسیٰ اور الیاہ کے ساتھ بات چیت کی تو اس موقعہ پر بھی اپنی موت کا ذکر کیا جیسا (لوقا ۹: ۳۱) میں لکھا ہے اس کے مرنے کا جو یروشلیم میں واقعہ ہونے پر تھا ذکر کرتے ہیں اسی وقت سے موت کا سایہ مسیح پر ایسا چھا گیا کہ بار بار شاگردوں کو کہنا اور مفصل طرح سے بیان کرنا اس کا معمول اور دستور ہو گیا دیکھو (متی ۱۷: ۲۱) اور (لوقا ۹: ۵۱)۔

وہ ظاہراً اس بھاری فرض کو پورا کرنے اور دُکھ اُٹھانے میں مجبور تھا۔ ایک دفعہ راستہ میں وہ اپنے شاگردوں کے آگے آگے چلتا تھا تو اُس کے دل کا ارادہ اور حرکت گویا اس کے چہرہ پر ایسے لکھے ہوئے تھے کہ وہ حیران ہوئے اور پیچھے چلتے چلتے بہت ڈر گئے (مرقس ۱۰: ۳۲) یسوع پھر بارھوں کو لیکر جو کچھ کہ اس پر ہونے والا تھا کہنے لگا کہ (مرقس ۱۰: ۳۳-۳۴) "دیکھو ہم یروشلم کو جاتے ہیں اور ابنِ آدم سردار کاہنوں اور فقیہوں کے حوالہ کیا جائیگا اور وہ اس کے قتل کا حکم دینگے اور اسے غیر قوموں کے حوالہ کریں گے اور وہ اس سے ہنسی کریں گے اور اُسے کوڑے ماریں گے اور اُس پر

تھوکیں گے۔ اور اسے قتل کریں گے اور وہ تیسرے دن جی اُٹھیگا"۔ اور (لوقا ۱۲: ۵۰) بھی دیکھو۔ "پر مجھے ایک بپتسمہ پانا ہے۔ اور میں کیسا تنگ ہوں جب تک کہ پورا نہ ہو"۔ کچھ شک نہیں ہے کہ ان مذکورہ بالا آیتوں سے اس کی موت کا خیال آگے سے دل پر اثر کرتا ہے۔ اور جیوں جیوں اسکی موت کا وقت نزدیک آتا گیا تیوں تیوں اس کا ذکر زیادہ ہوتا گیا۔ جیسا کہ بیت عنیا کی ضیافت کے بیان میں ملتا ہے جہاں اس نے یہہ کہا کہ (مرقس ۱۴: ۸) "جو کچھ وہ کر سکی سو کر چکی اس نے سبقت کر کے میرے بدن کو کفن کے لئے معطر کیا"۔ اور آخری الوداعی جلسہ اور گفتگو جو اپنے شاگردوں کے ساتھ ہوئی اور جس کا بیان یوحنا ۱۳ سے ۱۷ تک پایا جاتا ہے اُسی موت کی آنے والی گھڑی جس کا برداشت کرنا اُسے ضرور تھا خدا کے سارے ارادوں کو انجام تک پہنچانے کا خیال اس کے دل میں لاتی بلکہ صلیب کی شرمندگی کا سایہ حقیقت میں مسیح کے خیال میں سایہ نہ رہا لیکن یہہ سایہ ایک پُرجلالی باعث ہو گیا۔ غرض جو اب تک سایہ تھا وہ اُسے جلال معلوم دینے لگا ۔

اسی وقت مسیح نے اپنی موت کا نتیجہ کامل طور سے قبول کر کے سب جانفشانیاں اور دُکھ ناچیز جانا کہ گویا سچ مچ سب بات ہو چکی اور جیسا ایک عالم کا قول ہے کہ "وہ جو اپنے کو کامل قربان کرتا یہاں تک کہ اپنے واسطے موت قبول کرے اسی طرح سے وہ موت پر غالب ہو کے سچا جلال حاصل کرتا ہے۔ چنانچہ اس قول کے مطابق مسیح نے پکارا کہ "اب ابنِ آدم نے جلال پایا اور خدا نے اس کے باعث جلال پایا (یوحنا ۱۳: ۳۱) اس دُکھ کا مہیب سایہ پھر ایکدفعہ گتسمنی کے باغ میں اس کے اُوپر بے حد آلپڑا اور جسے اس نے تین مرتبہ دعا کر کے دور کر دیا (دیکھو متی ۲۶: ۳۹) "اے میرے باپ اگر ہو سکے تو یہہ پیالا مجھ سے گذر جائے۔ میری خواہش نہیں بلکہ تیری خواہش کے مطابق ہو"۔

قرآن اور انجیل میں ایک ہی مسیح

ہے کہ

اس گمراہ دنیا میں انسان دو طرح اپنے خدا سے بھٹک کر گنہگار ہوا تھا۔ اوّل بذاتہ یعنے حضرت آدم جن کا خطاب ابو البشر (آدمی کا باپ) خاص و عام میں مشہور ہے ان کا پہلا گناہ ان کے حساب میں شمار کیا گیا۔ دوّم جو خود گناہ کیئے جاتے ہیں۔ مگر ایک فریق اور ہے جو انسان کو ایک تیسرے طور سے گناہ میں پھنساتا ہے وہ ہدایت کے پردہ میں ضلالت ہے جبکہ انسان کو راہ راست پر لانے کا کوئی طریقہ نکل آوے تو اسے مسدود کرنا درحقیقت گمراہی بالائے گمراہی ہے۔ خداوند تعالیٰ و تقدس نے المسیح کو جو حقیقی راہ ہے دنیا میں بھیجا تاکہ لوگ اُس کی پیروی کر کے منزل مقصود پر پہنچیں۔ مگر پیغمبر عرب نے ۶۰۰ برس بعد پیدا ہو کر اس کی تعلیم اور حقیقی تعظیم سے انحراف کرنے کو مذہب اسلام برپا کیا اور کفارہ کا بطلان کر کے خلق خدا کو پنجگانہ نماز اور روزہ صیام کی اُدھیڑ بُن میں ڈالدیا اور کہدیا کہ جو کوئی میرا کلمہ پڑھیگا اس کی نجات اِن اعمالِ حسنہ کے وسیلہ ہو جاویگی اس پر ان کے پیرؤں نے بہت کچھ حاشیہ چڑھا کر کہیں سے کہیں پہنچا دیا یہاں تک تو خیریت ہی تھی اس پر موجودہ زمانہ میں خیر صلا کا طرہ یہہ اور ہوا کہ زمرہ اسلام سے بعض پڑھے ہوئے مولوی یوں کہنے لگے کہ قرآن والا مسیح اور ہے جس کی مسلمان بدل و جان پیروی کرتے ہیں۔ اور انجیل والا مسیح کوئی اور ہے جو مصلوب ہوا وغیرہ۔ ناظرین یہہ نئی اوپج کی تان تو ہمارے کان میں کچھ اور ہی اثر لاتی ہے۔ جس سے اس کا بیگانہ ہونا کماینبغی واضح اور آشکارا ہوتا ہے۔ اب ہم چاہتے ہیں کہ اس نمبر میں ہم پہلے اس مسیح کا حلیہ اس کا خال و خط اس کی زندگی اس کی تعلیم جو قرآن والا کہلاتا ہے قرآن ہی سے سلسلہ وار نقل کر کے ہدیہ ناظرین کریں بعدہٗ انجیل شریف سے خداوند مسیح کے حالات و مقالات پیش کریں اور میزانِ عقل سے دونوں کا موازنہ کر کے دیکھیں کہ آیا اس جال میں بھی ہمارے محمدی بھائیوں کے پلہ کچھ پڑتا ہے یا گھاٹے ہی میں رہتے ہیں۔ مولوی صاحب کی دوراندیشی اُس مسیح کے انکار کرنے سے جو اناجیل اربعہ میں پیش کیا گیا ہے اگر ثابت ہو جاوے کہ وہی مسیح ہے جو قرآن میں دکھائی دیتا ہے دیکھیں کیا غضب ڈھاتی ہے اور ان کے اُس ایمان کو جو قرآن ہی کے رُو سے انجیل اور انجیلی مسیح پر ہے کس خندق میں گراتی ہے ۔

یوحنا اصطباغی اور اُسکا خاص کام

حضرت یحییٰ ابن ذکریاہ

پارہ تلک الرسل سورہ آل عمران رکوع نمبر ۳

اس جگہہ پکارا ذکریاہ نے پروردگار اپنے کو کہا اے پروردگار میرے دے ڈال واسطے میرے نزدیک اپنے سے اولاد پاکیزہ تحقیق تو سننے والا ہے دعا کا۔ پس پکارا اس کو فرشتوں نے اور وہ کھڑا نماز پڑھتا تھا بیچ محراب کے تحقیق اللہ بشارت دیتا ہے تجھکو ساتھ یحییٰ کے ماننے والا ہے ایک بات کو (کلمہ) اللہ سے

اور سردار ہو اور بند رہی عورتوں سے اور نبی ہو صالحوں سے ۱۱ برحاشیہ گواہی دیگا اللہ کے حکم کی یعنے مسیح کی جو حضرت عیسیٰ پیدا ہوئے حضرت یحییٰ لوگوں کو آگے سے خبر دیتے تھے حضرت عیسیٰ کو اللہ نے خطاب دیا ہو اپنا حکم۔ یعنے محض حکم سے پیدا ہوئے بغیر باپ کے۔ آگے حضرت ذکریاہ نے یوں کہا۔ اے رب میرے کیونکر ہوگا واسطے میرے لڑکا اور تحقیق پہنچا ہی مجھ کو بڑھاپا اور بی بی میری بانجھ ہی کہا اسی طرح کرتا ہو اللہ جو چاہتا ہی۔ کہا اے پروردگار مقرر کر واسطے میرے نشانی۔ کہا نشانی تیری یہہ ہو کہ نہ بول سکے لوگوں سے تین دن مگر اشارت سے اور یاد کر رب اپنے کو بہت اور تسبیح کر شام اور صبح کو ۱۲ حاشیہ پر اور انہیں دنوں میں حضرت مریم کے پیٹ میں حضرت عیسیٰ پیدا ہوئے ؎

یوحنا بپتسمہ دینے والا اور اُس کا کام

عہد جدید انجیل لوقا باب اول آیت پنجم سے

یہودیہ کے بادشاہ ہیرودیس کے دنوں میں ابیاہ کے فریق میں سے ذکریاہ نامے ایک کاہن تھا اس کی جورو ہاروں کی بیٹیوں میں سے تھی اور اس کا نام الیسبات تھا وہ دونوں خدا کے حضور راستباز اور خداوند کے سارے حکموں اور قانون پر بےعیب چلنے والے تھے اور ان کے لڑکا نہ تھا کیونکہ الیسبات بانجھ تھی اور دونوں بہت دن کے تھے قران کے حاشیہ پر مرقوم ہو کہ ذکریاہ ۹۹ برس کے اور الیسبات ان کی بیوی ۹۸ برس کی تھیں الخ ؎

اور ایسا ہوا کہ جب وہ خدا کے حضور اپنے فریق کی باری پر کاہن کا کاروبار کرتا تھا کاہنی کے دستور پر اُس کی چٹھی نکلی کہ خداوند کی ہیکل میں جا کے خوشبو جلاوے اور لوگوں کی ساری جماعت خوشبو جلاتے وقت باہر دعا مانگ رہی تھی تب اس کو خداوند کا فرشتہ خوشبو جلانے کے مذبح کی دہنی طرف کھڑا ہوا دکھائی دیا۔ ذکریاہ دیکھکر گھبرایا اور بہت ڈرا پر فرشتہ نے اس سے کہا کہ اے ذکریاہ مت ڈر کہ تیری دعا سُنی گئی اور تیری جورو الیسبات تیرے لئے ایک بیٹا جنے گی تو اس کا نام یوحنا رکھنا اور تجھے خوشی اور خورمی ہوگی اور بہتیرے اس کی پیدائش سے خوش ہونگے کیونکہ وہ خدا کے حضور بزرگ ہوگا اور نہ مے اور نہ کوئی نشہ پئیگا اور اپنی ماں کے پیٹ ہی سے روح قدس سے بھر جائیگا اور بنی اسرائیل میں سے بہتوں کو ان کے خداوند خدا کی طرف پھیریگا اور وہ اس کے آگے الیاس کی طبیعت اور قوت کے ساتھ چلیگا . . . . تب ذکریاہ نے فرشتہ کو کہا میں اس کو کیونکر سچ جانوں کیونکہ میں بوڑھا ہوں اور میری جورو کی بڑی عمر ہوئی فرشتہ نے جواب میں اُس سے کہا میں جبرائیل ہوں جو خدا کے حضور کھڑا رہتا ہوں اور بھیجا گیا کہ تجھے کہوں اور یہہ خوشخبری تجھے دوں اور دیکھ تو گونگا ہو جائیگا اور جس دن تک یہہ چیزیں واقع نہ ہوں بول نہ سکیگا اس لئے کہ تو نے میری باتوں کو جو اپنے وقت پر پوری ہونگی یقین نہ کیا . . . . . .

اور چھٹے مہینے جبرائیل فرشتہ خدا کی طرف سے جلیل کے ایک شہر میں جس کا نام ناصرت تھا بھیجا گیا۔ ایک کنواری کے پاس جس کی یوسف نامی ایک مرد سے جو داؤد کے گھرانے سے تھا منگنی ہوئی تھی اور اس کنواری کا نام مریم تھا اس پاس فرشتہ نے اندر آکے کہا کہ اے پسندیدہ سلام خداوند تیرے ساتھ وغیرہ . . . اور دیکھ تیری رشتہ دار الیسبات کو بھی بڑھاپے میں بیٹا ہونے والا ہی الخ تا آیت ۲۷ ؎

دونوں کی تطبیق نظر عمیق

ناظرین ہم نے قران اور انجیل دونوں سے وہ روایت جو خداوند مسیح کے بشیر و یوحنا اصطباغی کی بابت ہم تک پہنچی ہو حرف بحرف نقل کی۔ تاکہ دونوں گواہوں کے اظہار پر ناظرین کو موقعہ ملے کہ خود غور کریں محمدی مولوی صاحب کا یہہ دعویٰ ہو کہ قران والا مسیح اور ہو اور انجیل والا مسیح کوئی اور ہی۔ نظر بران پہلی بات کو ہم نے دیکھا کہ خداوند مسیح کے آنے سے پہلے اس کے نقیب کا آنا ضروری اور لازمی بات ہو جیسا کہ عہد عتیق کی آخری کتاب مسمی ملاکی میں یوں پیشینگوئی ہو کہ دیکھو میں اپنے رسول کو بھیجونگا اور وہ میرے آگے میری راہ کو درست کریگا ۳: ۱ اور اس بات کے ثبوت میں کہ یہہ یوحنا وہی رسول ہو خود مسیح نے فرمایا کہ کیونکہ یہہ وہی ہو جسکی بابت لکھا ہو کہ دیکھو میں اپنا رسول تیرے آگے بھیجتا ہوں جو تیرے آگے تیری راہ درست کریگا۔ متی ۱۱: ۱۰ پھر اُسی یوحنا نے کاہنوں اور لاویوں سے کہا کہ جیسا یسعیاہ نبی نے کہا کہ بیابان میں پکارنے والے کی ایک آواز ہوں کہ تم خدا کی راہ کو درست کرو۔ یوحنا ۱: ۲۳ دیکھو یسعیاہ ۴۰: ۳ بیابان میں ایک منادی کرنیوالے کی آواز تم خداوند کی راہ درست کرو۔ پس اگر یہہ ثابت ہو جاوے کہ وہ یوحنا جس کا ذکر انجیل شریف میں خداوند کے آگے چلنے والا کیا گیا ہو وہی ہی۔ جس کے حق میں قران لکھتا ہو کہ ماننے والا ہو ایک بات کو (کلمہ) گواہی دیگا اللہ کے حکم کی یعنے مسیح کی جو حضرت عیسیٰ پیدا ہوئے حضرت یحییٰ لوگوں کو آگے سے خبر دیتے تھے۔ لیکن قران میں یہہ نہیں

بتایا کہ کس امر کی مسیح کے حق میں حضرت یحیٰی گواہی دینگے صرف اشارہ ہو کہ ماننے والا ہو ایک بات کو اب ہم اس اجمال کی تفصیل انجیل میں دیکھیں گے کیونکہ یہہ تو دونو گواہوں کے اظہار سے ثابت ہوا کہ مسیح عیسیٰ کے حق میں وہ گواہی دیگا اور جس کے حق میں گواہی دیگا وہ اللہ کی بات ہو یعنے حکم یا کلمہ قران میں بات حکم کلمہ مترادف الفاظ ہیں کیونکہ اصل متن میں کلمہ مندرج ہو مگر ترجمہ میں بات اور حاشیہ پر حکم یعنے محض حکم سے پیدا ہوئے۔ حضرت عیسیٰ کو اللہ نے خطاب دیا ہو اپنا حکم۔ اور انجیل یوحنا ۱:۱ میں ہو کہ ابتدا میں کلام (کلمہ) تھا ۱:۱ اور کلام (کلمہ) مجسم ہوا ۱:۱۴ تو مولوی صاحبان کا یہہ فرمانا کہ قرانی اور انجیلی مسیح دو جُدا جُدا اشخاص ہیں ضرور غلط اور نادرست ٹھہریگا ؛

یوحنا اور یحییٰ کی تطبیق

شاید کوئی خیال کرے کہ قرانی مسیح کا پیشرو یوحنا نہیں تھا مگر حضرت یحییٰ تھے اس کے جواب میں یہہ سمجھنا چاہئے کہ یحییٰ عربی میں یوحنا عبرانی لفظ کا معرب ہو جس طرح عبرانی لفظ آدم کا انگریزی معرب ایڈم یا یوسف کا جوزف یا اسحٰق کا ایزک اور یعقوب کا جیکب اور اور یسوع کا عیسیٰ اور پطرس کا پیٹر اور پترو وغیرہ اس سے اصل شخص کی وحدت میں کوئی فرق نہیں پڑتا خواہ یحییٰ کہو خواہ یوحنا مراد اُسی فرد واحد سے ہوگی جو عیسیٰ مسیح کا پیشرو تھا اور اس کے چند اسباب ہیں +

اوّل ولدیت قران میں لکھا ہو کہ حضرت یحییٰ ذکریا کے بیٹے تھے۔ انجیل میں بھی لکھا ہو کہ وہ ذکریا کے بیٹے تھے۔ قران میں لکھا ہو کہ حضرت یحییٰ کی والدہ حضرت مریم کی خالہ تھیں۔ انجیل میں مرقوم ہو کہ فرشتہ نے مریم سے کہا کہ تیری رشتہ دار الیسبات کو بھی بڑھاپے میں بیٹا ہونے والا ہو۔ بہرحال دونوں کی گواہی سے معلوم ہوا کہ حضرت یحییٰ کی والدہ وہی عورت تھی جو مریم سے رشتہ رکھتی تھی پس والدین کا ایک ہی ہونا ثابت ہوا ؛

دوم پیدائش یحییٰ قران سے ثابت ہوا کہ اپنے والد کی دعا سے آپ پیدا ہوئے یہی انجیل میں لکھا ہو کہ یوحنا اپنے باپ کی دعا کے جواب میں پیدا ہوئے۔ پس یحییٰ اور یوحنا ایک ہی واحد شخص ہو نہ کہ الگ الگ جیسا کہ مولوی صاحب کو وہم ہوا ہے

سوم قران کہتا ہو کہ حضرت یحییٰ کی والدہ بانجھ تھیں۔ یہی انجیل میں لکھا ہو کہ الیسبات بانجھ تھی +

چہارم قران کہتا ہو کہ حضرت ذکریا بوڑھے تھے ۹۹ برس کے اور بی بی اُن کی ۹۸ برس کی۔ انجیل میں بھی ہو کہ دونوں بہت دنوں کے تھے ؛

پنجم مقام دعا قران میں محراب لکھا ہو جس سے مراد مسجد ہو اور سب جانتے ہیں کہ یہودیوں میں ہیکل کہی جاتی تھی قرآنی محاورہ میں مسجد تھا چنانچہ انجیل میں مقام دعا ہیکل لکھا ہو ؛

ششم قران میں لکھا ہو کہ حضرت ذکریا ۳ روز تک گونگے رہے۔ انجیل میں ہو کہ ذکریا گونگا ہو گیا جب تک کہ یہہ چیزیں واقع نہ ہوئیں۔ یہاں صرف مدت میں فرق ہو گونگے ہونے میں کوئی اختلاف نہیں یعنے کہ ذکریا گونگے ہو گئے۔ جو کہ یوحنا یا یحییٰ کے والد تھے ؛

ہفتم قران میں حاشیہ پر ہو کہ انہیں دنوں میں حضرت مریم کے پیٹ میں حضرت عیسیٰ پیدا ہوئے انجیل میں لکھا ہو کہ فرشتہ نے مریم سے کہا کہ تیری رشتہ دار الیسبات کو بھی بیٹا ہونے والا ہو۔ اس سے بھی ثابت ہوتا ہو کہ یوحنا اور یحییٰ ایک ہی شخص کا نام ہو۔ مولوی صاحب غلط کہتے ہیں کہ الگ الگ شخص ہیں ؛

نیم حکیم خطرۂ جاں
نیم مُلّا خطرۂ ایماں

اگرچہ پنجاب ہندوستان میں بہت سے آدمیوں نے ڈاکٹری کا امتحان پاس کیا ہو اور بہتیرے ولایت سے پڑھکر اس ملک میں آکر کام کرتے ہیں۔ مگر پھر بھی نیم حکیم بہت سے پائے جاتے ہیں اور خاصکر گاؤں میں اور قصبوں میں ایسے حکیم ہیں جو نہ بیماری کو پہچان سکتے ہیں اور نہ اس کا کچھ علاج جانتے ہیں ان پر یہہ مذکورہ مثل ٹھیک موزون ہو + اور اسی طرح سے بہت سے ملا بھی ہیں جن کو نہ دین کی خبر اور نہ ایمان کی خبر مگر قران کو رٹ لیا ہو اور مسجدوں میں گذارہ کے واسطے پڑے ہوئے ہیں۔ اُن پر یہہ فقرے صادر ہوتے ہیں جو مذکور ہوئے + اس وقت میں ناظرین کی خدمت میں ایک واقعہ جو ٹھیک اس عنوان پر صادق آتا ہو بیان کرنا چاہتا ہوں ۔ ہمارے قصبہ شادیوال میں ایک خاکروب کی بیوی بیمار ہوئی اور اسکو سخت تپ چڑھا چونکہ اس کے رشتہ دار عیسائی تھے اس واسطے میں دیکھنے کو گیا اور میرے سامنے ایک نیم حکیم اس کا علاج کرنے کو آیا اس نے کہا کہ اس کو شربت نیلوفر و بنفشہ کا ایک دن میں چار مرتبہ پلاؤ۔ تو امید ہو کہ کل اس کو آرام ہو جاویگا۔ وہ بیمار عورت نہ بول سکتی تھی اور نہ کچھ حرکت کرتی تھی۔ مگر اس کے گھر کے لوگ اس کو شربت نیلوفر و بنفشہ

پلاتے رہے۔ ایساکہ صبح کے چار بجے اس کا دم نکل گیا÷ ایک مُلّا کو اُنہوں نے بلایا کہ اس کا دفن کرائے سو جب مردہ کو چارپائی پر ڈالکر لئے جاتے تھے مُلّانے کہا کہ اس لاش کو اس کے رشتہ دار جو عیسائی ہیں ہاتھ نہ لگاویں۔ کیونکہ لاش ناپاک ہوجاتی ہی۔ میں نے کہا میاں جی آپ محمدی ایمانداروں کو بُلاویں جو اس مردہ کی لاش کو اُٹھالے چلیں۔ مگر محمدی کون خاکروب کی لاش کو اُٹھانے آتا تھا۔ آخرکار خاکروب بھائیوں نے اس کی لاش اُٹھائی۔ میں نے کہا کہ میاں صاحب ایک طرف آپ بھی ہاتھ لگاویں تو مردہ کی لاش پاک ہو جاویگی÷ ای پیارے ناظرین اگرچہ یہہ روشنی کا زمانہ کہا جاتا ہی مگر اندھیرا ابھی موجود ہی اگرچہ شہروں میں آدمیوں نے کچھ کچھ تہذیب سیکھی ہی مگر گاؤں اور دیہاتوں میں وہی پرانے فیشن کے آدمی موجود ہیں اور شہروں میں بھی ابھی تک ایسے آدمی موجود ہیں جو بالکل پُرانے فیشن کے ہیں چونکہ اُن کی اولاد پڑھکر کسی قدر شایستہ ہوگئی ہی تو باقی گھر میں اور عورتوں میں وہی پُرانی باتیں گھُسی ہوئی ہیں سو وہ خواندہ اولاد یا تو اپنے باپ کو بیوقوف کہتی ہی یا اُن کا باپ اپنی اولاد کو بیوقوف کہتا ہی۔ ہم اس بات میں اپنی کچھ رائے نہیں دیتے وہ آپ ہی اپنے گھروں میں فیصلہ کرلیویں۔ خواہ باپ کو بےوقوف سمجھیں یا خود بےوقوف بنیں۔ مگر ہم جہاں تک نظر ڈالکر دیکھتے ہیں تو ہمارے ملک میں روشنی کم ہی اور اندھیرا زیادہ ہی دانائی کسی قدر ہی مگر جہالت ترقی پر ہی÷ ہر سال ہمارے ملک میں ہزاروں جانیں نیم حکیموں کے ہاتھ سے تلف ہوتی ہیں اور سینکڑوں گھر نیم حکیموں نے بےچراغ کردئے ہیں اور ہزاروں ہی روحیں نیم مُلّاؤں نے دوزخ کے حصہ میں کردی ہیں اور سینکڑوں ایمانداروں کو خطرہ میں ڈالدیا ہی÷ اور

ایک بات ہمارے دیکھنے میں آئی ہی کہ جب کسی محمدی کے گھر کوئی بیمار ہوتا ہی تو دوائی تو نہیں کرتے مگر نیم مُلّا جھاڑے اور پھونک اور تعویذ گنڈا کرتے ہیں۔ اگر ان بیہودہ باتوں سے انسان کی بیماری رفع ہوجاتی تو کیوں لاکھوں محمدی مرگئے۔ سو جہاں تک معلوم ہوتا ہی نیم حکیم جانوں کو برباد کرتے ہیں اور نیم مُلّا روحیں برباد کررہے ہیں اور اُن کو ہلاکت کے نزدیک لئے جاتے ہیں۔ سو ہمارے ملک میں بہت سے نیم حکیم ہیں اور بہت سے نیم مُلّا ہیں جن سے سبھوں کو ہوشیار رہنا چاہیئے÷

نصیحت مندرجہ بالا بیان سے یہہ عیاں ہوتا ہی کہ ہمارے ملک کے ہر ایک اشخاص کو ان نیم حکیموں اور نیم مُلّاؤں سے بچنا چاہیئے اور بیماری کے وقت عمدہ طبیبوں کا علاج کرنا۔ بلکہ اس طبیب کا علاج کرو جس نے اس وجود کو خاک سے پیدا کیا اور نیم حکیموں سے اپنی اور اپنے عزیزوں کی جانونکو نہ برباد کرو÷ اور علاوہ اسکے ایمان کی حقیقت دریافت کرنے کے لئے ایمانداروں کے باپ حضرت ابرہام کے پاس جانا چاہئے اور ایمان حاصل کرنیکے لئے مسیح کے پاس آنا چاہئے۔ اگر ای میرے ملک کے رہنے والو آپ نیم مُلّاؤں کے پاس ایمان کی بات دریافت کرنیکے لئے جاؤگے تو یقین کرکے جانو کہ تم اپنی روحونکو برباد کروگے ای اہل ہنود وای اہل محمدی تم سب کے سب خداوند مسیح خداوند باپ کے بیٹے کو آزماؤ کہ وہ جسم کی بیماریوں اور روح کی بیماریوں کا اعلیٰ طبیب ہی۔ تم تھوڑے عرصہ کیواسطے اسکا علاج دل سے کرو اگر کچھ فایدہ معلوم ہووے تو ہمیشہ اسی کا علاج کیا کرو اسکا ایکدفعہ کا علاج کیا ہوا تمام عمر کو بلکہ بعد مرنیکے بھی ہمیشہ کا آرام دیتا ہی۔ بس آپ لوگ اسکو قبول کرو÷ راقم۔ جے۔ کے÷

بقیہ

اثبات ناطق

باب چہارم

آیا معجزات ممکن ہیں یا غیر ممکن۔ دیکھو اعمال کی کتاب دوسرا باب اور آیت ۲۲ معجزہ کیا ہی۔ فیلسوف ہیوم اور اشٹرٹیس Hume Strauss کا قول ہی کہ معجزہ ہو ہی نہیں سکتا بس اگر معجزہ غیر ممکن ہی تو ثبوت کی کیا ضرورت ہی۔ ان کا قول ہی کہ معجزہ قانون خلقت کے خلاف ہی اور کہ خدا خود اپنی خلقت کے قانون کا پابند ہی۔ بائبل میں معجزہ کے معنے فقط نشان یا عجائبات کے ہیں جس سے کہ قادر مطلق خدا کی قدرت اور شان نمایاں ہو۔ اگر فطرت کے عام قاعدوں سے کوئی خاص چیز انسان کے دل پر موثر نہ ہو تو اس حکیم مطلق کا حاضر و ناظر و قادر جزو کل کیونکر ثابت ہوسکیگا۔ لہذا ضرور ہی کہ معجزات میں کچھہ عجائبات اور کچھہ تعلیمات ہو مثلاً روشنی بھی عجائبات میں سے ہی باوجودیکہ روز بروز ہم اس کے طلوع اور غروب کو دیکھتے ہیں تاہم ہمیشہ تک یہہ ایک عجیب چیز ہی کہ ایک کرہ آتش اس زمین سے ۱۵ لاکھ حصہ جسامت میں زیادہ اور وزنی۔ باوجودیکہ زمین سے نو کروڑ میل فاصلہ پر ہی تاہم اس کو روشنی اور زندگی بخشتا ہی اور متحرک رکھتا ہی۔ وہ جھاڑیکا شعلہ جو موسیٰ نے بیابان میں جلتے ہوئے دیکھا تھا مگر جو جل نہ چکا تھا ہم اس پر متعجب ہوتے ہیں مگر یہہ آفتاب کرہ عظیم چھہ ہزار برس سے جل رہا ہی مگر ہنوز جل نہ چکا کیا یہہ از حد تعجب خیز بات نہیں ہی÷

÷

بقیہ

کرم مارگ

موجودہ ہندو مذہب

اس اصول کا زمانہ حال کا حامی سوامی دیانند سرستی ہے۔ پنجاب میں ان کے چیلے اب بہت ہو گئے ہیں اور قریباً ہر جگہہ نظر آتے ہیں۔ یہہ اپنے تئیں آریا خطاب سے مشرف فرماتے ہیں۔ یہہ فرقہ نہ ادیت مارگی ہے نہ دیت مارگی ہے۔ نہ دیت ادیت مارگی بلکہ تین ازلی کے ماننے والے ہیں۔ اس واسطے ہم انہیں تریت مارگی کا لقب عنایت کرتے ہیں۔

ان کی فیلسوفی بھی نرالی ہے یہہ سانکھ والے کیطرح محض دو ازلی دو انادی یعنے پرکرتی اور پرش کے ماننے والے نہیں ہیں اور ویشیشک والے کی طرح محض مادہ کی ازلیت ماننے والے بھی نہیں۔ اور نہ ویدانتیوں کی طرح محض برہمو کی ازلیت ہی ماننے والے نہیں۔ انہوں نے سانکھ و تنخیل۔ ویشیشک سے مادہ کی ازلیت لی ہے۔ اس کے ساتھ ویدانتی سے برہم کی ازلیت لیکر ملائی اور اس ملی ہوئی شے کے ساتھ اپنے دل سے جیو کی ازلیت شامل کی ہے۔ اس طرح ان کی تریت مارگی فیلسوفی بن گئے۔ یہہ میمانسا درشن والوں کی طرح وید کی ازلیت مانتے ہیں۔ لیکن اپنے فیلسوفی دعوی کے ثبوت میں وید کی دلایل پیش نہیں کرتے۔

سانکھ شاستر کی تعلیم کہ نیستی سے ہستی نہیں ہو سکتی۔ جو نہیں تھا سو نہیں ہو سکتا۔ اس دلیل پر ہمارے آریہ بھائی آواگون کو قایم کرتے ہیں انکے قول کے مطابق مادہ اور جیو دونوں ازلی ہیں۔ یعنے پہلے تھے اس لئے اب ہیں آیندہ کو ہونگے۔ اس کے جواب میں ہم کہتے ہیں کہ جو نہیں تھا سو ہی ہوتا ہے۔ اور اسکے ثبوت میں ہم کاریہ کارن کا ثبوت پیش کرتے ہیں۔ کاریہ effect پہلے نہیں تھا۔ پہلے محض کارن cause رہتا ہے۔ اور اس کارن سے کاریہ پیدا ہوتا ہے۔ مثلاً بیج سے درخت پیدا ہوتا ہے۔ بیج کارن درخت کاریہ۔ درخت پہلے نہیں تھا بعد میں ہوا۔ درخت کا کارن بیج پہلے موجود تھا۔ سو کاریہ کی ہستی پہلے نہیں رہتی ہے۔ کارن سے کاریہ پیدا ہوتا ہے۔ اس دور تسلسل کے مطابق ادی کارن First cause برہم پہلے تھا۔ اس سے مادہ اور جیو پیدا ہوئے۔

ہمارے آریہ بھائی کہہ سکتے ہیں۔ کہ برہم جیسا کسی کارن سے پیدا نہیں۔ وہ جیسا اپنا کارن آپ ہی میں رکھتا ہے اور اس لئے Self existent واجب الوجود ہے۔ اسی طرح مادہ اور جیو کا بھی کوئی کارن نہیں ہے۔ مادہ اور جیو اپنے کارن آپ میں رکھتے ہیں۔ اس لئے واجب الوجود ہیں۔ ان کی دلیل کے مطابق ادی کارن ایک نہیں تین ہیں۔ لیکن ایسا ہونا ممکن ہے یا نہیں۔ اس پر غور کرنا چاہیئے۔

جو واجب الوجود Self existent ہے۔ یعنے وہی ہستی کا سبب آپ ہی رکھتا ہے۔ وہ اپنی ہستی کے واسطے دوسرے پر انحصار نہیں رکھتا۔ یعنے وہ آزاد ہستی ہوتا ہے۔ وہ کسی پر منحصر نہیں دوسری ہستی رہے یا نہ رہے اس کی ہستی میں کچھ خلل نہیں آتا۔ یہہ آزادی ادی کارن واجب الوجود کی ایک ذاتی خاصیت ہے۔ اگر واجب الوجود کو اپنی ہستی کے واسطے اور کسی ہستی پر منحصر ہونا پڑے تو وہ واجب الوجود نہیں رہتا ہے۔ وہ اپنی ہستی میں آپ آزاد نہیں رہتا۔ وہ اپنی ہستی کے لئے دوسرے کے ماتحت ہو جاتا ہے۔ دوسرے پر انحصار کرکے اس کو رہنا پڑتا ہے۔

اب دیکھنا چاہیئے کہ مادہ اور جیو کی یہہ ذاتی آزادی رہتی ہے یا نہیں۔ اگر خدا نہ رہے تو مادہ اور جیو کی ازلی واجب الوجود ہستی ممکن ہے یا نہیں۔ لیکن وہ جو مادہ اور جیو کی ازلیت مانتے ہیں وہ خود ہی کہتے ہیں کہ مادہ اور جیو کی ہستی Relative ہے یعنے نسبتی ہے یعنے ایشور ہے اس لئے مادہ اور جیو ہے۔ اگر مادہ اور جیو کی ہستی نسبتی ہوتی۔ تو دوسرے پر منحصر ہوتی۔ اور جب دوسرے پر منحصر ہوئی تو آزاد نہ ہوئی یعنے واجب الوجود نہ رہی۔ یعنے مادہ اور جیو کا کارن۔ مادہ اور جیو کے خود میں نہیں۔ جس کے بغیر اُن کی ہستی ناممکن ہے۔ اب جس پر ان کی ہستی منحصر ہے اسی میں ان کی ہستی کا کارن موجود ہے۔ اگر اُن کی ہستی کا کارن ان سے باہر ہوا۔ تو وہ کاریہ کے سوا اور کچھ نہیں کاریہ کارن کے قانون کے مطابق پہلے نہیں ہوتا ہے بعد میں ہوتا ہے مادہ اور جیو کاریہ ہیں اس لئے پہلے نہیں تھے بعد میں ہوئے ہیں۔ پس مادہ اور جیو ادی کارن برہم سے پیدا ہوئے ہیں۔ لہذا جیو اگر پہلے تھا ہی نہیں اگر وہ ازلی ہی نہیں ہے تو ہمارے دلائل کے مطابق آپ کو آواگون میں آنے کی بھی ضرورت نہیں آمدم بر سر مطلب۔ کرم کی تیسری اولاد آواگون کے بارہ میں جو کچھ کہا گیا کافی ہے۔ اب ہم مختصر طور پر آواگون کی اولاد تقدیر کے بارے میں کچھ بیان کرنا چاہتے ہیں۔

اس ملک کے سب خورد و کلاں اس بات کو مانتے ہیں کہ تقدیر کا لکھا بدل نہیں سکتا ہے۔ خدا اس تقدیر کا مقرر کرنے والا ہے اس تقدیر کو مقرر کرتے وقت اس کو ہر ایک شخص کی نیکی اور بدی کا ملاحظہ کرنا پڑتا ہے۔ اس نیکی اور بدی کے ملاحظہ کرنیکے بعد

خدا اس کی میزان اس کی پیشانی میں لکھ دیتا ہے۔ اس میزان کے مطابق دوسرے جنم میں اس کو سکھ یا دکھ ملتا ہے۔ یہی مختصر ہندوؤں کا مسئلہ تقدیر ہے+

اس مسئلہ کے مطابق خدا صرف تقدیر کا محرر ہے۔ کسی کو نیک نصیب یا بدنصیب کرنا اس کے اختیار میں نہیں ہے۔ جیسا کسی کا اعمال ہوگا ویسی ہی اس کی تقدیر ہوگی اس میں خدا کی دست اندازی نہیں ہے+

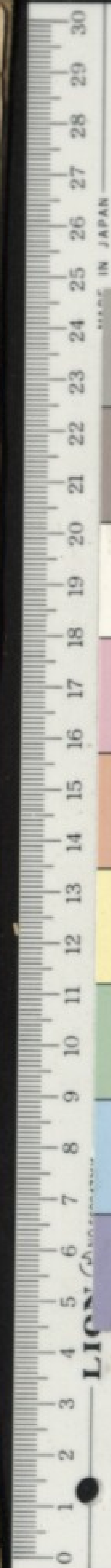
وہ کسی کی تقدیر کو بدل نہیں سکتا ہے لیکن تو بھی بیچارے خدا کو روزمرہ جس قدر ہندوستان میں گالیاں کھانی پڑتی ہیں شاید کسی اور ملک میں نہیں۔ ذرہ سی تکلیف کے واسطے ہندوستان کی عورتیں دونوں پیر پھیلا کر اپنا سر پیٹتی ہیں اور خدا کو گالیاں دیتی ہیں۔ خدا کا تصور یہہ ہے کہ جو کچھ ہونے والا ہے اس نے انکی پیشانی پر لکھدیا ہے+

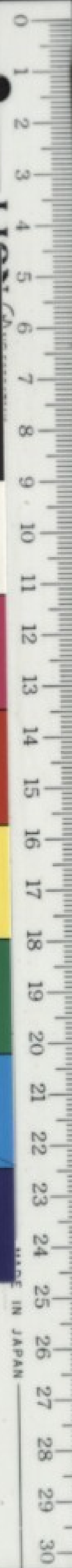
خیر اب ہنسی کرنے کا وقت ہمارے پاس نہیں۔ انسان کا دوبارہ جنم ہوگا۔ اس جنم میں اسے جو پھل بھوگنا ہوگا اس کا فیصلہ ہونا چاہئے۔ اس فیصلہ کے مطابق اس کے بارے میں جو کچھ مقرر کیا جاتا ہے اس کا نام تقدیر ہے۔ سو آواگون ہی تقدیر کا والد ہے۔ ہم نے آواگون کی تردید میں جو دلیلیں پیش کی ہیں وہی تقدیر کی تردید میں کافی ہیں۔ اگر آواگون مرجائے تو اس کی اولاد تقدیر کہاں سے پیدا ہوگی+

تقدیر کی اولاد کا نام۔ بری الذمہ اخلاق جو کچھ تقدیر میں لکھا ہے۔ جو کچھ الیشور نے ٹھہرا دیا ہے وہ کسی طرح ٹل نہیں سکتا ہے۔ پس میں خود اپنے اعمال کا ذمہ وار نہیں ہوں۔ میری تقدیر مجھ سے جو کچھ کراتی ہے میں اس سے ایک بال بھر بھی تجاوز نہیں کر سکتا ہوں۔ اگر تقدیر میں نیکی لکھی ہے تو میں نیکی کرتا ہوں۔ اگر میری تقدیر میں گناہ ہے تو میں گناہ کرتا ہوں۔ اگر تقدیر میں سکھ لکھا ہے تو سکھ بھوگتا ہوں۔ اگر دکھ لکھا ہے تو دکھ بھوگتا ہوں۔ تقدیر کی تحریر کو کوئی مٹا نہیں سکتا ہے۔ اہل ہند اعمال۔ اعمال کرکے بلاتے ہیں۔ لیکن اعمال کی گٹھری تقدیر کے سر پر رکھکر آپ بری الذمہ ہونا چاہتے ہیں۔ اسی کا نام بری الذمہ شرع اخلاقی ہے۔ اس بری الذمہ شرع اخلاقی سے اخلاقی بربادی پیدا ہوتی ہے۔ گناہ۔ گناہ معلوم نہیں ہوتا ہے۔ یہہ بھی خیال دل میں نہیں آتا کہ کسی کو حساب دینا ہوگا۔ بہت ہوگا تو خدا ایک درجہ دوسرے جنم میں نیچے اُتار دیگا۔ اگلے جنم میں پھر اوپر اُٹھائیگا ہمیشہ کے عذاب کا تو ڈر نہیں جو دل میں چاہیں سو کرلیں۔ اس لئے اس ملک کے لوگ پانی کی طرح جھوٹ بولتے ہیں اور اگر سرکاری قانون نہ ہو تو چوری اور زناکاری سے بھی خوف نہیں ہے۔ ادھر دینی عمل کی بھی کچھ کمی نہیں۔ اشنان۔ دان دکشنا چل رہی ہے۔ اور رنگے ہاتھ چوری زنا اور ہر طرح کی بدذاتی بھی جائز ہے۔ دن بھر خریداروں کو ٹھگا شام کو لالہ جی پیسہ کے بتاشے شو جی کو چڑھا آئے۔ بابو صاحب دن کو رشوت سے ہاتھ رنگ رہے ہیں۔ شام کو مندر میں پوجا۔ رات کو تو تل دیوی کی پوجا اور اس کی سہیلیو سے دل بہلا رہے ہیں۔ ایک طرف دینی رسومات کی انتہا نہیں۔ دوسری طرف بدکاری کی پرواہ نہیں۔ اس کا نام اخلاقی بربادی ہے جو کرم مارگ یعنے اپنے اعمال پر بھروسہ رکھنے سے پیدا ہوتی ہے+

بُت پرستی۔ کرم مارگ کے ایک دھیوتی کے بارے میں ہم نے اب تک کچھ نہیں کہا ہے۔ کرم کے نتائج میں ہم نے اُسے مایہ کی دوسری اولاد قرار دیا ہے لیکن اس کی پیدایش کے بارہ میں ہم کو کچھ شک ہے یعنے وہ مایہ کی اولاد ہے یا مادہ کی اولاد۔ اس کا فیصلہ کرنا کچھ مشکل ہے۔ شاید وہ دونوں کی اولاد ہوگی۔ اس لئے ہم نے اس کا نام جُز برہم مارگ رکھا ہے یعنے بُت پرستی مادہ کو برہم مان لینا یا برہم کو مادہ مان لینا بت پرستی کی بنیاد ہے۔ وہ جو اپنے تئیں پنڈت کہتے ہیں وہ مادہ کو برہم تصور کرتے ہیں اور وہ جو جاہل ہیں وہ برہم کو مادہ تصور کرتے ہیں۔ برہمن جب کسی بُت کو پوجتا ہے اس وقت وہ ایک قسم کا منتر پڑھتا ہے جس سے وہ یہہ خیال کرتا ہے کہ اس بُت میں جان آگئی یعنے جس وقت وہ بت پوجا جاتا ہے یہہ تصور کیا جاتا ہے کہ یہہ برہم کا روپ ہے۔ اسی کا نام مادہ کو برہم تصور کرلینا ہے یعنے ہے تو یہہ مادہ لیکن فرض کیا جاتا ہے برہم اور جب پوجا ختم ہوجاتی ہے تو بت بُت ہی رہ جاتا ہے۔ سو پنڈتوں کے خیال سے مادہ برہم تصور کیا جاتا ہے۔ لیکن جاہل لوگ اس بات کو اور ایک دوسرے پہلو میں لیتے ہیں وہ بت پرستی کی فیلسوفی کو نہیں جانتے اس لئے وہ اپنے خدا کو بُت سمجھتے ہیں یعنے وہ سمجھتے ہیں کہ بُت ہی کو خدا کہتے ہیں۔ اور بت کو زندہ سمجھتے ہیں۔ اسی لئے وہ بُت سے ڈرتے ہیں۔ بت پرستی کے بارہ میں پنڈتوں اور جاہلوں کے خیال میں یہی فرق ہے پنڈت کہتے ہیں کہ ہے تو بذاتہ بُت لیکن ہم نے تصور کیا خدا۔ جاہل یہہ نہیں کہتے۔ وہ کہتے ہیں کہ یہہ بُت خود ہی خدا ہے۔ سو پنڈت بُت کو خدا تصور کرتے ہیں اور جاہل خدا کو بت تصور کرتے ہیں۔

مایہ مارگی نے جو کچھ نظر آیا سب ہی کو خدا مانا برہم مانا اور سانکھ ولیشیشک وغیرہ نے سب کو مادہ مانا۔ مایہ مارگی جو کچھ دیکھتا ہے۔ میں۔ تو۔ درخت۔ پتھر۔ جسم۔ روح سب برہم ہے۔ اور مادہ والا جو کچھ دیکھتا ہے۔ میں۔ تو۔ درخت۔ پتھر۔ جسم۔ روح سب مادہ ہے۔ مایہ مارگی ہر ایک چیز کو روحانی بنا لیتا ہے مثلاً پتھر بھی برہم





واقعات اور آرائیں

خوشی کی بات ہے کہ ہماری مہربان گورنمنٹ نے سپریم کونسل میں ہند کی قحط زدہ حالت پر غور کیا۔ مسٹر ریورز نے اندازہ کیا ہے کہ ۳ لاکھ پچاس ہزار مربع میل اور تین کروڑ آدمیوں پر قحط کا اثر پڑیگا۔ علاوہ اس کے یہہ بھی بتلایا گیا ہے کہ اگر نومبر کے آخر تک کم سے کم ایک انچ بارش نہ ہوئی تو وسط ہند ممالک مغربی و شمالی اور پنجاب کے بڑے بڑے حصوں میں بھی بہت کچھ قحط کا اثر ہوگا والیسرائے نے قحط زدہ حصوں میں حسب ضرورت مدد کا وعدہ فرمایا ہے اور امید ظاہر کی کہ ہندوستان کے دولتمند اپنے مصیبت زدہ بھائیوں کو ایسے وقت میں مدد دینے سے دریغ نہ کرینگے ؛

گذرے ہفتے امریکہ میں جہازوں کی دوڑ ہوئی جو کہ دنیا کے لئے ایک تماشہ تھا امریکہ نے ان تیز چلنے والے جہازوں کو ایک طرز پر بنایا اور انگلستان نے دوسرے طرز پر اور دوڑ خاص اس لئے ہوئی کہ دیکھیں کہ کس قسم کا جہاز تیز جاسکتا ہے اور اچھا ہے۔ انگریزی جہاز جو شمروک کہلاتا سر ٹامس لپٹن نے بنایا جو اپنی چار کے کاروبار کے سبب ہند میں مشہور ہیں ان کا جہاز ایسا عمدہ بنا تھا کہ لوگوں کا خیال تھا کہ ضرور جیتے گا لیکن اُسکے بالکل خلاف ہوا کیونکہ امریکہ کا جہاز کولمبیہ تین مرتبہ جیتا۔ یہہ گیارھویں دفعہ ہے کہ اس طور کی آزمائشیں کی گئیں اور ہر دفعہ امریکہ ہی کا جہاز جیتا۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ جس قسم کے جہاز امریکہ میں بنتے ہیں بہت تیز اور چلنے میں سب سے بڑھکر ہوتے ہیں۔ - از کوکب ہند۔

مس سنگھ جو میتھوڈسٹ مشن کی طرف سے امریکہ میں تشریف لے گئی ہیں آج کل امریکہ میں درس دے رہی ہیں۔ امریکہ کے اخباروں میں ان کے درسوں کا بہت کچھ چرچا ہو رہا ہے۔ یقین ہے کہ مس سنگھ کے درسوں سے میتھوڈسٹ وکلیسیائیں مشن کے کام زیادہ سرگرمی حاصل کریں گے۔ گفتگو ہو رہی ہے کہ مس تھوبرن کے ہندوستان میں تشریف لے آنے پر بھی مس سنگھ کچھ عرصے کے لئے امریکہ میں رہیں مگر ابھی تک فیصلہ نہیں ہوا ؛

پوپ روم کی سالیانہ آمدنی قریب ۳۶ لاکھ چالیس ہزار روپیہ ہے یہہ آمدنی تین طرح سے ہوتی ہے اوّل اس روپیہ کے سود سے کہ جو پہلے پوپوں نے جمع کیا ہے۔ دوئم سینٹ پیٹرس پینس کے چندے سے سوئم۔ نئے خطابوں کے پوپ کی طرف سے فروخت کئے جانے سے ؛

ہمارے ناظرین کو یاد ہوگا کہ امسال پنجاب سنڈے سکول یونین کی کنونیشن ۱۸ و ۱۹ و ۲۰ نومبر ۹۹ء کو لودیانہ میں ہوگی۔ ہم چاہتے ہیں کہ یہہ کنونیشن بڑی کامیابی کے ساتھ کی جاوے۔ اور کل پنجاب کے سنڈے سکولوں کے وکیل اس میں موجود ہوں ؛

ہم اس پرچہ میں اپنے ناظرین اور سنڈے سکولوں کے وکیلوں کے لئے ان مضامین کی فہرست شایع کرتے ہیں جن پر اس کنونیشن میں غور کیا جاویگا ؛

سنڈے سکولوں کے کام کا خاص مقصد اور مدعا کیا ہے ؟ کنونیشنوں کے کونسے فواید ہیں ؟

ان سب وکیلوں کی رپورٹیں سُنی جاوینگی۔ جو کنونیشن میں تشریف لاوینگے ؛

طالب علم اور اُستادوں کو سنڈے سکول کے لئے کسطرح تیاری کرنا چاہئے ؟

سنڈے سکول کو بڑھانے اور ترقی دینے کے لئے میں کیا کرسکتا ہوں ؟

سنڈے سکول کلیسیا کی دو بڑی ضرورتوں کو (بائبل کا مطالعہ اور دعا) پورا کرنے کا وسیلہ ہے۔

سوال کرنیکا ہنر

غیر اقوام کے سنڈے سکولوں میں طالب علموں کو لانے کا طریقہ ؛

سنڈے سکول کی لٹریچر۔ اس کی ضرورت اور کہاں سے ہم اسکو حاصل کرسکتے ہیں ؟

پنجاب میں انٹرنیشنل بائبل ریڈنگ یعنی بائبل کے پڑھنے کے لئے انجمن عالم ؛

کیا سنڈے سکولوں کا سالانہ امتحان جاری رکھا جاوے کس طرح سے ہم پنجاب سنڈے سکول یونین کو بڑھا اور ترقی دیسکتے ہیں ؟

درجہ وار سبق

سنڈے سکولوں میں چھوٹے لڑکوں کو کسطرح سکھلانا چاہئے۔ بالغوں کے لئے سنڈے سکول کی جماعتیں ؟

یکم نومبر کو عالیجناب فیض مآب بشپ صاحب لاہور مسند نشین ہوئے۔ جلسہ کا تزک و احتشام نہایت عمدہ تھا۔ بشپ صاحب ممدوح اعلیٰ درجہ کے روحانی اور لایق اور قابل شخص ہیں۔ امید ہے کہ آپ کی ذات مبارک سے اہل پنجاب کو بہت کچھ فیض حاصل ہوگا ؛

خوشی کی خبر ہے کہ ولایت کے مشہور عالم پروفیسر لارڈ اور ان کی میم صاحبہ ہندوستان میں درس دینے کے لئے ۲۰ نومبر کو بمبئی میں پہنچ جاوینگے اور لیکچر دینا شروع کرینگے وہ ڈاکٹر فیربرن صاحب کی طرح جنہوں نے گذشتہ سال ہندوستان میں لیکچر دیئے تھے لیکچر دینگے یہہ صاحب امریکہ کی ییل یونیورسٹی کے مشہور پروفیسر ہیں ؛

دُعائے بارش

یاخدا خلق کو جینے کا سہارا ہو جائے
ابرِ رحمت کو برسنے کا اشارا ہو جائے
بجلیاں چمکیں فلک پر ہو گھٹاؤں کا ہجوم
بوند جو آئے وہ قسمت کا ستارا ہو جائے
جوش میں ابرِ کرم آئے تو جل تھل بھر جائیں
کب سے ناکام ہیں اب کام ہمارا ہو جائے
باغ شاداب ہوں کھیتی ہو ہری دل ہوں نہال
عیش و آرام سے خلقت کا گذارا ہو جائے
اپنی مخلوق کو تو کال کے پھندے سے نکال
یہہ مصیبت نہیں ایسی کہ گوارا ہو جائے
اس تباہی میں ہے تھوڑی سی عنایت بھی بہت
ڈوبتے کے لئے تنکے کا سہارا ہو جائے
التجا کرتے ہیں تجھ سے ترے عاجز بندے
رحم کر بندہ نوازی کا اشارا ہو جائے
ایک چھینٹا جو پڑے ابرِ کرم کا تیرے
دُور دُکھ درد ہمارا ابھی سارا ہو جائے
یاخدا تجھ پہ تصدق تیرا مداح امیر
اک نظر لطف کا خلقت پہ اشارا ہو جائے

دیگر

اب تو برسا دے خدا ان کی دعا سے پانی
دیر سے مانگ رہے ہیں ترے پیاسے پانی
جوش پر آئے نہ دریائے کرم کیا ممکن
بندے رو رو کے اگر مانگیں خدا سے پانی
اشک آنکھوں سے رواں ہوں تو ہو رحمت کا ظہور
چاہئے پہلے کہ چھلکائیں یہہ کاسے پانی
خشک سالی کا یہہ عالم ہے کہ اطفالِ نبات
صبح کو مانگتے ہیں روز خدا سے پانی
لے چل اب جلد مجھے ہند کے پیاسوں کی طرف
چپکے چپکے یہی کہتا ہے ہوا سے پانی
گرمیاں شاہدِ رحمت جو دکھا دے اپنی
آگ دوزخ کی بھی ہو جائے حیا سے پانی
کتنے بندے ہیں ترے دھوپ میں جلتے بھنتے
اب برس جائے کسی کی تو دعا سے پانی
شوق کی آگ سے جلتے ہوئے دل ہوں ٹھنڈے
آئے محبوب کی انداز و ادا سے پانی
ہم نے پانی سی جو نعمت کی نہ کی قدر امیر
چھپ رہا ابر کے پردے میں حیا سے پانی

رفیق لسوان

قطعہ

ہزار شکر کنم فضل و فیضِ عیسیٰ را
کہ خاکِ در گہش افزود آبِ بازارم
من آں نیم کہ بدام ہوس شوم بستہ
عنانِ عقل و خرد را بحرص بسپارم

رباعی

خاک را از خانۂ جانِ جہاں آوردہ ام
مردماں را سُرمۂ چشمِ رواں آوردہ ام
چوں مسیحا را ثنا و مدح گویم روز و شب
خوش نمک در طبع و شکر در زباں آوردہ ام

راقم را مانند انور

ضرورت

۱ ۲

سبی میونسپل گرلس سکول کے لئے ایک ایسی اُستانی کی ضرورت ہے جو ہندی۔ گورمکھی اور حساب وغیرہ پانچویں جماعت پرائمری ڈیپارٹمنٹ تک پڑھا سکے۔ تنخواہ عـہ ماہوار۔ سبی تک ریل کا خرچ دیا جاویگا۔ اور تقرری چھ ماہ کے لئے امتحاناً ہوگی۔ درخواستیں معہ نقول سرٹیفکٹ بخدمت دیوان گنپت رائے صاحب۔ سی۔ آئی۔ ای۔ اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر سبی آنی چاہئیں۔

العبد

آتمارام سیکرٹری مدارس سبی بلوچستان

امریکن پریسبیٹرین مشن کو لہاپور (جنوب مغربی ہند) کے متعلق پادری۔ ڈبلیو۔ جے۔ ونیلاس۔ ڈی ڈی۔ اور اے۔ ایس۔ ولسن۔ ڈی ڈی۔ بہت مدت سے ہسپتال کا کام میرانج میں کر رہے تھے اب انہوں نے وہاں ایک سکول جاری کیا ہے جس میں ہندوستانی مبشروں کو علمِ طب سکھلایا جاویگا اور وہ میڈیکل مشن کے متعلق کام کریں گے۔ اس سکول میں ہر مشن کے لائق طلبا بھرتی کئے جاویں گے۔ بھرتی ہونے کے لئے مڈل تک کی لیاقت ہونا ضروری ہے۔ دیگر مشنوں کو اپنے طالب علموں کے لئے فی کس مبلغ عـہ روپئے وظیفے کا بندوبست کرنا ہوگا۔

دستور العمل اخبار نور افشاں

قیمت سالانہ اہل شہر سے بغیر انگریزی ضمیمہ	[illegible]
قیمت سالانہ اہل شہر سے معہ انگریزی ضمیمہ	[illegible]
قیمت سالانہ معہ محصولڈاک بغیر انگریزی ضمیمہ	[illegible]
قیمت سالانہ معہ محصولڈاک معہ انگریزی ضمیمہ	[illegible]
قیمت دو کاپی یعنی ایک ہی شخص کے نام پر معہ محصولڈاک معہ انگریزی ضمیمہ فی کاپی	[illegible]
بغیر ضمیمہ	[illegible]
قیمت تین کاپی یا اُس سے زیادہ ایک ہی شخص کے نام پر معہ ضمیمہ و محصول فی کاپی	[illegible]
بغیر ضمیمہ	[illegible]
طالبعلموں کیلئے جو ہیڈ ماسٹر یا سپرنٹنڈنٹ کی معرفت درخواست کریں معہ محصول و ضمیمہ	[illegible]
بغیر ضمیمہ	[illegible]

پادری۔ ای۔ ایم۔ ویری صاحب۔ ڈی۔ ڈی۔ اڈیٹر و منیجر اخبار نور افشاں کیواسطے۔ امریکن مشن پریس لودیانہ میں۔ ایم وائلی کے اہتمام سے چھپا۔